بسم اللہ نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوترمل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ(1) اسلامی ریاست کے دارالحکومت میں مندر بنانا کیسا؟

(2)اسلامی ریاست میں مندر بنانے کی اجازت دینااوراس کے لئے چندہ دینا کیسا ہے؟

(3)زید نے مندر بنانے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے عید کی نماز چرچ(عیسائیوں کے گرجاگھر)میں پڑھی ہے۔

(4)اور کہا کہ "کسی مذہب کو دوسرے مذہب پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔"اس کا ایسا کہنا شرعا کیسا ہے؟

جواب مدلل ومفصل دیں۔بینوا وتوجروا　　　　　　　　　　سائل:عبداللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) دارالاسلام(اسلامی ریاست) میں نئے مندر،چرچ(گرجاگھر) وغیرہ بنانے کی شرعا اجازت نہیں ہے،البتہ جو پہلے سے بنے تھے انہیں باقی رکھا جائے گا،اگر وہ خود بخود گرجائیں تو انہیں دوبارہ بنانے کی اجازت ہے،لیکن ان کے بدلے کسی دوسری جگہ بنانے کی اجازت نہیں کیونکہ یہ بھی نیا بنانے کے حکم میں ہے، بالخصوص جن شہروں کو مسلمانوں نے آباد کیا(جیسے پاکستان کا دارالحکومت،اسلام آباد جسے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ریاست نے 1962ء میں آباد کیا)ان میں غیر مسلموں کی عبادت گاہ بنانا قطعاً جائز نہیں۔اگرچہ وہ خود اپنے چندے سے جگہ خرید کر بنانا چاہیں تب بھی جائز نہیں۔

(2)دارالاسلام میں مندر بنانے کی اجازت بادشاہ اسلام بھی نہیں دے سکتا کہ یہ کفروشرک کی اجازت دینا ہے جو کہ خود کفر ہے لہٰذا اس کی اجازت دینا بھی ہرگز کسی کیلئے جائز نہیں۔اوراس کیلئے مسلمانوں کا یا اسلامی ریاست کا چندہ دینا بھی ناجائز وگناہ بلکہ کفر ہے کہ کفروشرک کی اعانت(مدد کرنا) بھی کفر ہے۔

(3)زید کا یہ کہنا کہ اس نے چرچ(گرجاگھر) میں عید کی نماز پڑھی سخت بے باکی بلکہ حرام ہے،کہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں جانا ہی ناجائز وگناہ ہے تو وہاں نماز پڑھنا بدرجہ اولیٰ حرام۔

(4)اور زید کا دارالاسلام کے دارالحکومت میں مندر بنانے کی حمایت کرتے ہوئے یہ کہنا کہ "کسی مذہب کو دوسرے مذہب پر فوقیت حاصل نہیں " قرآن مجید فرقان حمید کی بے شمار آیات کریمہ کا انکار ہے جو کہ سخت کفر۔اللہ رب العزت نے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا اوراسے دین حق فرمایا،اوراس کے علاوہ کسی اور دین کو اختیار کرنے کو رد فرمایا،پھر اسلام شرک وکفر کو مٹانے والا ہے جبکہ دیگر مذاہب کفروشرک کو عام کرنے والے،اسلام اللہ رب العزت کا پسندیدہ دین حق ہے جبکہ کفروشرک شیطان کا راستہ،اسلام

توحید کا داعی ہے جبکہ دیگر مذاہب توحید کے مخالف تو پھر دوسرے مذاہب اسلام کے برابر کیسے ہوگئے' زید کے یہ جملے سخت کفریہ ہیں۔ مندر کی حمایت کرنا کیا کم کفر تھا جو توہین اسلام بھی کر دی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

لہٰذا زید و بکر یا جو بھی افراد جنہوں نے دار الاسلام کے دار الحکومت میں مندر بنانے کی تائید و حمایت کی ہے' یا مندر بنانے میں چندہ دیں گے' یا اس کی کسی بھی طرح کی معاونت کر رہے ہیں یا کریں گے' ان پر حکم کفر ہے' ان کے تمام نیک اعمال برباد ہوگئے' ان کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں' ان پر جلد از جلد توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح فرض ہے' اگر اسی حالت میں مر جائیں تو ان کا جنازہ پڑھنا' دعائے مغفرت کرنا سب ناجائز و حرام ہے۔ اب اس کی بالترتیب تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

(1) در مختار میں ہے: **"(ولا) یجوزان (یحدث بیعة، ولا کنیسة ولا صومعة، ولا بیت نار، ولا مقبرة) ولا صنماً۔ حاوی (فی دار الاسلام) ولو قریة فی المختار۔ فتح)"** ترجمہ: دار الاسلام نئے بیعہ (عیسائیوں کے عبادت خانے یعنی گرجا گھر) کنیسہ (یہودیوں کے عبادت خانے) صومعہ (راہبوں کا عبادت خانہ) آتش کدہ (آتش پرست' مجوسیوں وغیرہ کا عبادت خانہ) ان کا قبرستان اور بت خانہ (مندر وغیرہ) بنانا جائز نہیں ہے اگرچہ کسی دیہات میں بنانا چاہیں' یہی مختار ہے' اور فتح القدیر میں اسی طرح ہے۔

(الدر المختار'' و'' رد المحتار'' کتاب الجہاد' فصل فی الجزیۃ' مطلب: فی إحکام الکنائس۔۔۔ إلخ' ص ۳۱۴۔۳۲۰)

رد المحتار مع در مختار میں ہے: **"فلو صارت مصر اللمسلمین منعوا من الاحداث، ولا تترک لھم الکنائس القدیمة ایضا، لکن لا تھدم، بل یجعلھا مساکن لھم، لانھا مملوکة لھم، بخلاف ما صالحھم علیھا قبل الظھور علیھم، فانه یترک لھم القدیمة ویمنعھم من الاحداث بعد ما صارت من امصار المسلمین۔ اھ۔ ملخصاً"** دار الاسلام ہونے کے بعد ذمی اب نئے گرجے (عیسائیوں کے عبادت خانہ) اور بت خانے (مندر) اور آتش کدہ (مجوسیوں کا عبادت خانہ) نہیں بنا سکتے اور پہلے کے جو ہیں وہ باقی رکھے جائیں گے' گرائیں گے نہیں۔ اگر لڑ کر شہر کو فتح کیا ہے تو وہ رہنے کے مکان ہوں گے کیونکہ وہ انہیں کی ملکیت ہیں اور صلح کے ساتھ فتح ہوا تو بدستور عبادت خانے رہیں گے۔ اور مسلمانوں کا شہر ہونے کے بعد نئے عبادت خانے بنانے سے روکا جائے گا۔

(الدر المختار'' و'' رد المحتار'' کتاب الجہاد' فصل فی الجزیۃ' مطلب: فی إحکام الکنائس۔۔۔ إلخ' ص ۳۱۴۔۳۲۰)

بدائع الصنائع میں ہے: **"یمنعون من احداث الکنائس فی امصار المسلمین قال النبی صلی اللہ علیه وسلم: "لا خصاء فی الاسلام ولا کنیسة" ای لا یجوز اخصاء الانسان والاحداث الکنیسة فی دار الاسلام"** ترجمہ: عیسائیوں کو مسلمانوں کے شہروں میں نئے کنیسے بنانے سے منع کیا جائے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خصی کرنا اور کنیسہ بنانا اسلام میں نہیں ہے" یعنی انسان کو خصی کرنا اور دار الاسلام میں نیا کنیسہ بنانا جائز نہیں۔

(بدائع الصنائع' کتاب الاجارہ' فصل: واما شرائط الرکن فانواع جلد 4' صفحہ 176' دار الکتب العلمیہ: بیروت' لبنان)

اسی میں ہے: **"(واما) احداث کنیسة اخری فیمنعون عنه فیما صار مصرا من امصار المسلمین لقوله علیه الصلاة والسلام لا کنیسة فی الاسلام ای فی دار الاسلام ولو انھدمت کنیسة فلھم ان یبنوھا کما کانت لان لھذا البناء حکم البقاء ولھم ان یستبقوھا فلھم ان یبنوھا ولیس لھم ان یحولوھا من موضع الی موضع آخر لان التحویل من موضع الی موضع آخر حکم احداث کنیسة**

اخری (واما)فی القری اوفی موضع لیس فی امصارالمسلمین فلایمنعون من احداث الکنائس۔۔۔لان الممنوع اظہارشعارئرالکفرفی مکان اظہارشعائرالاسلام وھوامصارالمسلمین ۔۔۔۔انہ لایتعرض لکنائسھم القدیمۃ ولکنھم لواراداوان یحدثواشیئامنھایمنعوامن ذلک لانھاصارت مصرامن امصارالمسلمین واحداث الکنیسۃ فی مصرمن امصارالمسلمین ممنوع عنہ شرعافان مصراالامام للمسلمین کمامصرسیدناعمررضی اللہ عنہ الکوفۃ والبصرۃ فاشتری قوم من اھل الذمۃ دوراواراداوان یتخذوافیھاکنائس لایمکنوامن ذلک لماقلناوکذلک لوتخلی رجل فی صومعتہ منع من ذلک لان ذلک فی معنی اتخاذالکنیسۃ" ترجمہ : مسلمانوں کے شہر میں نئے کنیسے (گرجا گھر وغیرہ) بنانا ممنوع ہے‘کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان عالیشان ہے : اسلام یعنی دارالاسلام میں کنیسہ (بنانا جائز) نہیں ہے‘اگر خود بخود (اس کی عمارت) گرجائے توان کیلئے جائز ہے کہ جیسے تھاویسے دوبارہ بنادیں کیونکہ حکم بقاء اسی تعمیر نو کی وجہ سے ہے‘کیونکہ جب انہیں اس کی حفاظت کی اجازت ہے تواسے دوبارہ تعمیر کرنے کی بھی اجازت ہے۔البتہ ان کیلئے اسے دوسری جگہ منتقل کرنا جائز نہیں‘کیونکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا نیا کنیسہ بنانے کے حکم میں ہے۔اور بہر حال کسی ایسی بستی یا جگہ میں بنانا جہاں مسلمان آبادنہ ہوں تو یہاں نیا کنیسہ بنانا منع نہیں‘۔۔۔۔(کچھ آگے فرماتے ہیں) کیونکہ شعائر اسلام کے اظہار کی جگہوں پر شعائر کفر کا اظہار کرنا منع ہے اور (شعائر اسلام کے اظہار کی جگہ) مسلمانوں کے شہر ہیں‘۔۔۔۔۔(آگے فرماتے ہیں) ان کے قدیم کنیسے نہیں گرائے جائیں گے‘لیکن اگروہ نئے بنانا چاہیں توانہیں روک دیا جائے گا‘کیونکہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ایک شہر ہے‘اور مسلمانوں کے شہروں میں نئے کنیسے بنانا شرعا منع ہے‘پھر اگر کسی شہر کو بادشاہ اسلام نے مسلمانوں کیلئے آباد کیا جیسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ اور بصرہ کو مسلمانون کیلئے آباد کیا‘توذمی (کفار) میں سے ایک قوم نے وہاں گھومنے پھرنے کیلئے جگہ خریدی ‘حالانکہ ان کا ارادہ اس میں نئے کینسے بنانے کا تھا‘توانہیں اس کی اجازت نہیں دی گئی‘اسی وجہ سے جو ہم بتا چکے ہیں‘اسی طرح اگر کوئی (راہب) شخص اپنی (پوجا پاٹ کے) کمرے میں تنہائی میں (پوجا پاٹ) شروع کردے تواسے اس سے روک دیا جائے گا کیونکہ یہ بھی نیا کنیسہ بنانے کے معنی میں ہی ہے۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع‘کتاب السیر‘مطلب واما مایخذبہ اھل الذمۃ الخ‘جلد7‘صفحہ 114‘دارالکتب العلمیہ‘بیروت‘لبنان)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں :

"کفر کے اہتمام میں شریک ہونا اور اس پر راضی ہونا کفر ہے الرضا بالکفر کفر (کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔ت) وہ لوگ اسلام سے نکل گئے اور ان کی عورتیں ان کے نکاح سے۔۔۔۔۔۔۔مندروں کی اعانت بتوں کی زینت وغیرہ‘اور ان پر راضی ہونا کفر ہے۔"

(فتاوی رضویہ‘21، صفحہ 297‘رضا فاؤنڈیشن : لاہور)

شارح بخاری‘نائب مفتی اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

"جو شخص مندر تعمیر کروائے۔۔۔۔۔وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا کہ یہ کفر و شرک پر رضا بھی ہے اور اعانت بھی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے : "انکم اذا مثلھم "یعنی اب تم بھی انہیں لوگوں جیسے ہو۔ (سورۃ النساء‘پارہ 5‘آیت 140)

(فتاوی شارح بخاری‘جلد2‘صفحہ 567‘مکتبہ برکات اہلسنت : کراچی)

اورایک جگہ فرماتے ہیں : "مندر بنانا اس میں بت رکھنا لوگوں کو اس میں پوجا کرنے کی کھلی چھٹی دینا دو دو کفر پر مشتمل ہے۔ کفر و شرک پر اعانت (اور) کفر و شرک پر رضا (راضی ہونا) یہ دونوں الگ کفر ہیں۔

(فتاوی شارح بخاری' جلد2' صفحہ 572' مکتبہ برکات اہلسنت : کراچی)

کم از کم اس میں مسلمانوں کو فتنہ پر پیش کرنا ہے جیسا کہ امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : "جس کی سکونت سے مسلمانوں کے عقائد یا اعمال میں فتنہ وضلال کا اندیشہ وخیال ہو اسے جگہ دینا معاذاللہ مسلمانوں کو فتنہ پر پیش کرنا ہے' تو "یحبون ان تشیع الفاحشة" (وہ چاہتے ہیں کہ فحاشی پھیلے۔ت) (القرآن الکریم ۲۴/ ۱۹)

حقیقة (فحاشی) نہ سہی اس کی طرف منجر (فحاشی کی طرف لے جانے والی تو) ہے۔ "وانما الدین النصح لکل مسلم" دین تو یہی ہے کہ سب مسلمانوں کی خیر خواہی کیجئے۔ (صحیح البخاری کتاب الشروط باب مایجوز من الشروط الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۳۷۵)

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ان الدین النصیحة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۵۔۵۴)

(فتاوی رضویہ' جلد19' صفحہ 442' رضا فاؤنڈیشن : لاہور)

(2) امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں :

سلطانِ اسلام ہرگز کفار کو مراسمِ کفر کی اجازت نہیں دے سکتا' کیا اجازت کفر دے کر خود کافر ہوگا بلکہ "نترکھم ومایدینون" (انہیں ہم ان کے دین پر چھوڑ دیں گے) یعنی جہاں جس بات کا ازالہ کا حکم نہیں وہاں تعرض نہ کرے گا نہ یہ کہ ان سے کہے گا کہ ہاں ایسا کرو۔

رسالہ علامہ شرنبلالی پھر ردالمحتار میں ہے : "**لیس المراد انه جائز، نامرھم به بل بمعنی نترکھم ومایدینون فھو من جملة المعاصی التی یقرون علیھا کشرب الخمر ونحوہ، ولانقول ان ذٰلک جائز لھم فلایحل للسلطان ولا للقاضی ان یقول لھم افعلوا ذٰلک ولاان یعینھم علیه**"۔ ترجمہ : جائز سے یہ مراد نہیں کہ ہم اس کا امر کرتے ہیں بلکہ معنٰی یہ ہے کہ ہم انہیں ان کے دین پر چھوڑتے ہیں پس یہ ان کے ان معاصی سے ہے جن پر وہ قائم رہتے ہیں مثلاً شراب پینا وغیرہ' اور یہ نہیں کہتے کہ انکو جائز ہیں تو بادشاہ اور قاضی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ انہیں کہے تم یہ کام کرو اور نہ یہ کہ وہ ان کی مدد کریں۔

(ردالمحتار کتاب الجہاد فصل فی الجزیہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۷۲)

(فتاوی رضویہ' کتاب السیر' جلد14' صفحہ 138'137' رضا فاؤنڈیشن : لاہور)

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "اگر کوئی مسلم مکھیا یا معزز شخص مندر بنوانے ۔۔۔۔ کی اجازت سیاسی مفاد یا ذاتی اغراض کیلئے دے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا : "مندر بنوانے کی اجازت ۔۔۔۔ دینا بھی کفر ہے کہ یہ بھی رضا بالکفر ہے' ان لوگوں کو پہلے سمجھایا جائے اور توبہ کرایا جائے اور انہیں دوبارہ کلمہ پڑھا کر مسلمان بنایا جائے ان کی بیویوں سے دوبارہ ان کا نکاح کرایا جائے ' اگر ان

جائیں فبہاورنہ ان سے میل جول، سلام، کلام بند کر دیا جائے۔اگراسی حال میں مر جائیں توان کے کفن و دفن اور جنازہ میں شرکت حرام وگناہ بلکہ منجرالی الکفرہے۔ (فتاوی شارح بخاری، جلد2، صفحہ 626، مکتبہ برکات اہلسنت : کراچی)

اور فرماتے ہیں : "مندر کی تعمیر کیلئے چندہ دیناحرام قطعی وگناہ عظیم ہے۔بلکہ منجرالی الکفر(کفر کی طرف لے جانے والا) ہے۔

اسی صفحہ پر فرماتے ہیں : "نقد یا جنس دیناحرام سخت حرام بلکہ منجرالی الکفرہے دینے والے پر توبہ فرض ہے۔

(فتاوی شارح بخاری، جلد2، صفحہ 574، مکتبہ برکات اہلسنت : کراچی)

(3) امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضاخان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : "مندر ماوائے شیاطین (شیطانوں کاٹھکانہ) ہے۔اس میں مسلمانوں کو جانا منع ہے۔"

ردالمحتار میں ہے : **"فی التتارخانیة یکرہ للمسلم الدخول فی البیعة والکنیسة حیث انہ مجمع الشیاطین قال فی البحر الظاهر انها تحریمة لانها المرادة عند اطلاقهم اه فاذا حرم الدخول فالصلٰوۃ اولی"**۔ فتاوٰی تاتارخانیہ میں ہے کسی مسلمانوں کو یہودیوں، عیسائیوں کے گرجوں میں جانا مکروہ ہے اس لئے کہ وہ شیطانوں کے جمع ہونے کے مکانات ہیں، بحرالرائق میں فرمایاظاہر یہ ہے کہ یہاں کراہت سے کراہتِ تحریمی مراد ہے کیونکہ اطلاق کے وقت یہی مراد ہوا کرتی ہے اھ جب وہاں جانا حرام ہے تو پھر نماز پڑھنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے۔ (ردالمحتار کتاب الصلٰوۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱ /۲۵۴)

(فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ 272، رضافاؤنڈیشن : لاہور)

(4) اللہ رب العزت کافرمان عالیشان ہے :

"اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ "ترجمہ: پسندیدہ دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔ (پ3، اٰل عمرٰن:19)

اور فرماتاہے:"اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا"ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیااور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ (پ6، سورۃ المائدہ، آیت3)

اور فرمایا:"ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ ۙ وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ "ترجمہ : یہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کانور بجھادیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کئے بغیر نہ مانے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔وہی ہے جس نے اپنارسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجاتاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔

اور ارشاد فرمایا : "وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلٰمِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ ۚ وَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ"ترجمہ : اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تووہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

(پارہ 3، سورۃ آل عمران، آیت 85)

اللہ تعالیٰ نے واضح طور قرآن پاک میں کئی جگہ فرمادیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے اور اسلام کے علاوہ کوئی دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اِس زمانے میں معتبر نہیں۔ اسلام کے علاوہ کوئی کسی دین کی اخلاقی باتوں پر جتنا چاہے عمل کرلے جب تک مکمل طور پر بطورِ عقیدہ اسلام کو اختیار نہیں کرے گا اس کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں۔

اوراس امت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشادفرمایا: "كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ" ترجمہ: (اے مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہلِ کتاب (بھی) ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا' ان میں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی اکثریت نافرمان ہیں۔

(پارہ4' سورۂ آل عمران' آیت110)

یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے کہا کہ ''ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن' سورۂ آل عمران' تحت الآیۃ: ۱۱۰' ۱/ ۲۸۷)

اور اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کو تمام امتوں سے افضل قرار دیا۔ حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے' حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو کسی اور نبی کو عطا نہیں کیا گیا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ' وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ''رُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی' مجھے زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں' میرا نام احمد رکھا گیا' میرے لئے مٹی کو پاکیزہ کرنے والی بنادیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنادیا گیا۔

(مسند امام احمد: ومن مسند علی بن ابی طالب' جلد1' صفحہ 211' حدیث: 763)

اور فرمایا: "هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ" ترجمہ: اس رب نے تمہارا نام مسلم رکھا۔ (پ17' الحج: 78)

اور فرمایا: "لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ" ترجمہ: بہانے نہ بناؤ تم ایمان ظاہر کرنے کے بعد کافر ہوچکے۔ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کردیں تو دوسروں کو عذاب دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہیں۔

(پارہ10، سورۃ التوبہ، آیت66)

اللہ تعالیٰ نے منافقین کی جانب سے پیش کردہ عذر و حیلہ قبول نہ کیا اور ان کے لئے یہ فرمایا کہ بہانے نہ بناؤ تم ایمان ظاہر کرنے کے بعد کافر ہوچکے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایمان ایسی چیز نہیں کہ جو دنیا میں کبھی کسی سے ختم ہی نہیں ہوسکتی کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ نے پہلے ان کے ایمان کا ذکر فرمایا پھر ان کا ایمان ختم ہوجانے کا ذکر فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں مسلمان ہونے کے بعد کوئی کافر ہوسکتا ہے۔

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"انھوں نے اللہ واحد قہار جل جلالہ اور اس کے رسول حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی ابلیس لعین کے قدموں پر اس کی پیروی کی نام اسلام کو ذلیل کیا کفر و کفار کو فروغ دیا غضب الٰہی اپنے سر پر لیا اپنی ملعونہ حرکات سے عرش الٰہی کو لرزا دیا کفار کے ساتھ ان کے خاص دفتر میں اپنا چہرہ دکھایا اللہ اور رسولوں اور ملائکہ سب کی لعنت کے کام کئے" ھم للکفر یومئذ اقرب منھم اللایمان "(وہ لوگ اس دن ایمان کی بہ نسبت کفر کے زیادہ قریب تھے۔) میں صراحۃً داخل ہوئے ان پر ہر فرض سے اعظم فرض ہے کہ اپنی ان کفری حرکات سے علی الاعلان توبہ کریں نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھیں پھر اپنی عورتوں کو رکھنا ہو تو ان سے دوبارہ نکاح کریں۔

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري

دار الافتاء فیضانِ شریعت

المفتی

ابو اطہر محمد اظہر عطاری المدنی

واللہ تعالیٰ اعلم و علمه جل مجده أتم و أحکم

کتبه: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفر له المولیٰ القدیر

17 ذوالقعدہ الحرام 1441ھ 9 جولائی 2020